سوال

(100) نماز عصر کا وقت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں کہ (نماز) عصر کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟ (چراغ حسین شاہ کامرہ کلاں ضلع اٹک)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سنن ابی داؤد (ج1ص62) سنن ترمذی (ج1ص38) اور صحیح ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ (ج1ص168) میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عن ابن عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَمَّنِي جِبْرِيلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ، فَصَلَّى الظُّهْرَ فِي الْأُولَى مِنْهُمَا حِينَ كَانَ الْفَيْءُ مِثْلَ الشِّرَاكِ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ مِثْلَ ظِلِّهِ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَأَفْطَرَ الصَّائِمُ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرُمَ الطَّعَامُ عَلَى الصَّائِمِ، وَصَلَّى الْمَرَّةَ الثَّانِيَةَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ لِوَقْتِهِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ أَسْفَرَتِ الْأَرْضُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ جِبْرِيلُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هَذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ، وَالْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ"

"مجھے جبریل علیہ السلام نے بیت اللہ کے قریب دو دفعہ امامت کرائی۔ پس اس نے پہلے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب سایہ تسمے کے برابر تھا۔ پھر اس نے عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا۔

اور دوسری دفعہ ظہر اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا۔ جس وقت کل (پہلے دن) کی عصر پڑھی تھی۔ پھر اس نے عصر اس وقت جب ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل ہو گیا۔ پھر جبریل علیہ السلام نے میری طرف رخ کرکے فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آپ سے پہلے انبیاء کا وقت ہے اور نماز کا وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے"

اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "حديث ابن عباس حديث حسن" ابن عباس کی حدیث حسن ہے۔ نیز اسے ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے بھی صحیح کہا ہے۔

(دیکھئے نصب الرایہ للزیلعی ج1ص221،وراجع التلخیص الجبیر ج1ص173)

محمد بن علی النیموی نے لکھا :"واسنادہ حسن "اور اس کی سند حسن ہے (آثار السنن ص51)

یہ صحیح روایت اپنے مدلل پر واضح اور صریح ہے ۔ اس کے متعدد شواہد بھی ہیں ۔ مثلاً

1۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ /اخرجہ النسائی (ج ۱ ص ۸۷) وغیرہ عن محمد بن عمرو بن ابی سلمۃ عندبہ وفیہ ثم صلی العصر حین رای الظل مثلہ الخ

واخرجہ الحاکم (ج ۱ ص ۱۹٤) مختصراًوصححہ علی شرط مسلم ووافقہ الذہبی وصححہ ابن السکن وحسنہ الترمذی فی العلل وقال الحافظ فی التلخیص الجبیر (ج ۱ ص ۱۷۳) باسناد حسن"

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان کردہ حدیث جسے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے آپ سے روایت کیا ہے اور اس میں ہے پھر آپ نے اس وقت عصر پڑھی جب سائے کو چیز کے مثل (برابر) دیکھ لیا ۔ اسے حاکم نے بھی مختصراًروایت کیا ہے اور حاکم رحمۃ اللہ علیہ وذہبی رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے صحیح علیٰ شرط مسلم (!) اور ابن السکن نے صحیح کہا ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے حسن کہا۔

2۔ عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ (اخرجہ ابوداود (ج ۱ ص ٦۳) وغیرہ مختصراًوفیہ :"یصلی العصر والشمس مرتفعۃ بیضاء قبل أن تدخلہا الصفرۃ فینصرف الرجل من الصلاۃ فیأتی ذا الحلیفۃ قبل غروب الشمس وصححہ الحاکم (ج ۱ ص ۱۹۲.۱۹۳) وغیرہ"

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان کردہ حدیث جسے ابوداود وغیرہ نے مختصراًروایت کیا ہے اور اس میں ہے اور آپ اس وقت عصر پڑھتے جب کہ سورج بلند اور سفید ہوتا اس سے پہلے کہ اس میں زردی آجائے ۔ پس نمازی نماز سے فارغ ہو کر غروب آفتاب سے پہلے ذوالحلیفہ تک پہنچ سکتا تھا ۔ اسے حاکم رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے صحیح کہا ہے ۔

3۔ "عن جابر رضی اللہ عنہ (اخرجہ النسائی (ج ۱ ص ۸۸) وغیرہ عنہ قال :سال رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مواقیت الصلاۃ؟ فقال : (صلی معی) فصلی الظہر حین زاغت الشمس والعصر حین کان فی کل شئی مثلہ ....الخ وللحدیث طرق اخری عند الترمذی (ج ۱ ص ۳۸) وغیرہ وصححہ الحاکم (۱۹٦/۱) ووافقہ الذہبی"

سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان کردہ حدیث جسے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے اوقات کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا : میرے ساتھ نماز پڑھ !پس آپ نے ظہر اس وقت پڑھی جب سورج ڈھل گیا اور عصر اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا الخ۔

اس حدیث کی امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے پاس اور بھی سندیں ہیں اور اسے حاکم رحمۃ اللہ علیہ و ذہبی رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے صحیح کہا ہے مزید تحقیق کے لیے التلخیص الجبر (ج173-174) وغیرہ کا مطالعہ کریں۔

ان احادیث صحیحہ صریحہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عصر کا وقت ایک مثل پر شروع ہو جاتا ہے ۔ نیموی صاحب نے اعتراف کرتے ہوئے کہا :"اور بے شک مجھے ایسی کوئی صریح صحیح یا ضعیف حدیث نہیں ملی جو اس پر دلالت کرتی ہو کہ ظہر کا وقت دو مثل تک باقی رہتا ہے ۔ (آثار السنن ص53) وما علینا الا البلاغ ۔ (ہفت روزہ الاعتصام لاہور12/صفر 1417ھ جلد48شمارہ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ272

محدث فتویٰ